

اندر جذب کر سکتی ہے۔

۶۔ شرح : اے غافل انسان! زندگی کی مہلت ایک نظر سے زیادہ نہیں۔  
یعنی نظر اٹھائی، دیکھا اور ختم ہو گئی۔ دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ فرصت یک  
جھپکنے تک محدود ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیے کہ ہستی ایک بزم اور ایک انجمن  
ہے، اس کی گرمی اور رونق صرف اتنی ہوتی ہے، جتنی دیر میں چنگاری تڑپ کر  
اٹھے اور ختم ہو جائے۔

۷۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”انسان کی زندگی کو اس لحاظ سے کہ جب تک موت نہیں آتی، غم سے  
نجات نہیں ہوتی، شمع سے تشبیہ دی ہے کہ جب تک صبح نہیں ہوتی،  
وہ برابر جلتی رہتی ہے۔“

ساتھ ہی فرماتے ہیں :

”اس قسم کی نادرو و بدیع تشبیہات سے مرزا کے دونوں دیوان، اردو  
اور فارسی بھرے ہوئے ہیں۔“

اے اسد! زندگی کے غم کا علاج موت کے سوا کون کر سکتا ہے؟ یہ بیماری  
مرنے ہی پر ختم ہوگی۔ دیکھیے، شمع کو رات کے وقت جلاتے ہیں اور جب تک صبح  
نہ ہو جائے، وہ برابر جلتی رہتی ہے یعنی اس کی سوزش کا خاتمہ صبح طلوع ہو جانے پر  
ہوتا ہے۔ یہی کیفیت غم ہستی کی ہے اسے بھی ایک شمع سمجھنا چاہیے، جو برابر جلتی  
رہے گی اور صرف موت اسے بجھائے گی، کیونکہ غم ہستی کی شمع کے لیے موت ہی  
صبح کا حکم رکھتی ہے۔

گر تجھ کو ہے یقین اجابت، دعا نہ مانگ

۱۔ لغات۔ اجابت :

یعنی بغیر یک دل بے مدعا نہ مانگ

قبول ہونا۔ منظور ہونا۔